Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Tarjuma tul Quran
Class 10

Surah Al-Ghafir

Printed Notes

FBISE

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

سورۃ غافر کی روشنی میں رَجُلٌ مُؤْمِنٌ کی اپنی قوم کو نصیحتیں اور مطلوبہ ہدایات

سورۃ غافر میں رَجُلٌ مُؤْمِنٌ یعنی فرعون کے خاندان کے ایک مومن شخص کا نہایت مؤثر کردار بیان ہوا ہے۔ اس نے اپنے ایمان کو ابتدا میں پوشیدہ رکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے ارادے پر اپنی قوم کو حکمت، دلیل اور خیرخواہی کے ساتھ سمجھایا۔ اس کی گفتگو آیات 28 تا 45 میں بیان ہوئی ہے۔

1. ظلم سے روکنا

رجلِ مومن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے ارادے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ <

یعنی کیا تم ایک ایسے شخص کو صرف اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے :میرا رب اللہ ہے؟

ہدایت :کسی بے گناہ انسان کو محض اس کے عقیدے یا حق بات کہنے کی وجہ سے ظلم کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے۔

2. حق بات کی حمایت

رجلِ مومن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلانے کے بجائے قوم کو غوروفکر کی دعوت دی۔

ہدایت :حق واضح ہو جائے تو تعصب، مفاد اور خوف کی وجہ سے اسے رد نہیں کرنا چاہیے۔

3. دلیل اور حکمت سے بات کرنا

اس نے جذباتی انداز اختیار کرنے کے بجائے عقلی دلائل پیش کیے اور قوم کو سابقہ اقوام کے انجام سے خبردار کیا۔

ہدایت :اصلاح کے لیے حکمت، دلیل اور نرم مگر مؤثر اندازِ گفتگو اختیار کرنا چاہیے۔

4. اللہ تعالیٰ پر ایمان کی دعوت

اس نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی طرف متوجہ کیا اور واضح کیا کہ حقیقی اقتدار اللہ ہی کے پاس ہے۔

ہدایت :انسان کو ظاہری طاقت اور دنیاوی حکمرانوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کو حقیقی مالک و حاکم سمجھنا چاہیے۔

5. سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت

اس نے قوم کو قومِ نوح، عاد اور ثمود وغیرہ کے انجام کی یاد دلائی کہ جب انہوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا تو اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکے۔

Studybeesofficial

ہدایت :تاریخ کے واقعات محض قصے نہیں بلکہ انسان کے لیے عبرت اور اصلاح کا ذریعہ ہیں۔

6. اللہ کے عذاب سے ڈرانا

رجلِ مومن نے اپنی قوم کو قیامت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خبردار کیا۔

ہدایت :انسان کو دنیاوی کامیابی کے ساتھ آخرت کی جواب دہی کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

7. دنیا کی زندگی عارضی ہے

اس نے واضح کیا کہ دنیا کی زندگی مختصر اور عارضی ہے، جبکہ آخرت ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے۔

ہدایت :دنیاوی مفادات کے لیے آخرت کو قربان نہیں کرنا چاہیے۔

8. نیکی کا اجر

اس نے بتایا کہ جو شخص نیک عمل کرے گا اسے آخرت میں اس کے عمل کا بہترین بدلہ ملے گا۔

ہدایت :ایمان کے ساتھ نیک اعمال اختیار کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

9. گناہ کے برے انجام سے آگاہ کرنا

اس نے قوم کو برائیوں کے انجام سے خبردار کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ظلم اور سرکشی کو پسند نہیں کرتا۔

ہدایت :گناہ اور ظلم وقتی فائدہ دے سکتے ہیں لیکن ان کا انجام تباہ کن ہوتا ہے۔

10. اللہ پر بھروسہ

آخر میں جب مخالفین نے اس کے خلاف سازش کی تو اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے ان کی بری تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

ہدایت :حق کی حمایت کرنے والے کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہیے۔

11. قوم کی خیرخواہی

رجلِ مومن نے اپنی قوم کی مخالفت ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہیں کی بلکہ ان کی بھلائی اور نجات کے لیے انہیں نصیحت کی۔

ہدایت :ایک مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح اور لوگوں کی خیرخواہی کے لیے مثبت کردار ادا کرے۔

12. تکبر اور سرکشی سے بچنا

Studybeesofficial

فرعون اور اس کے ساتھی اپنی طاقت اور اقتدار کے نشے میں حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے۔

ہدایت :اقتدار، دولت اور طاقت انسان کو حق سے دور نہ کریں۔ حقیقی عزت اللہ کی اطاعت میں ہے۔

خلاصۂ ہدایات

:سورۃ غافر کے رجلِ مومن کی نصیحتوں سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ

1. حق کی حمایت کی جائے۔

2. ظلم اور ناانصافی سے روکا جائے۔

3. دعوتِ حق حکمت اور دلیل سے دی جائے۔

4. اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھا جائے۔

5. سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کی جائے۔

6. دنیا کے بجائے آخرت کو ترجیح دی جائے۔

7. نیک اعمال اختیار کیے جائیں۔

8. گناہوں اور ظلم کے انجام سے ڈرا جائے۔

9. معاشرے کی خیرخواہی کی جائے۔

10. مشکلات میں اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے۔

11. تکبر، سرکشی اور حق سے انکار سے بچا جائے۔

12. اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی پکڑ دونوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے۔

:مرکزی پیغام

Studybeesofficial

رجلِ مومن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، ایک صاحبِ ایمان شخص کو حکمت، دلیل، جرأت اور خیرخواہی کے ساتھ حق کا ساتھ دینا چاہیے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیے۔

جی، دعوت کی اہمیت اور داعی کے اوصاف کے لیے سات قرآنی آیات کے حوالہ جات مع ترجمہ یہ ہیں:

۔ حکمت کے ساتھ دعوت1

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾
(سورۃ النحل :125)
ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

سبق: داعی کو حکمت، دانائی اور اچھے اندازِ گفتگو سے دعوت دینی چاہیے۔

۔ بہترین امت کی ذمہ داری2

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾
(سورۃ آلِ عمران :110)
ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

سبق: امتِ مسلمہ کی اہم ذمہ داری امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔

۔ دعوت کی واضح ذمہ داری3

﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾
(سورۃ آلِ عمران :104)
ترجمہ: تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

سبق: معاشرے میں اصلاح اور دعوت کا منظم اہتمام ضروری ہے۔

۔ داعی کا قول و عمل4

Studybeesofficial

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾
(سورة فصلت :33)
ترجمہ: اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

سبق: بہترین داعی وہ ہے جو دعوت کے ساتھ خود بھی نیک عمل کرتا ہو۔

۔ نرم گفتگو5

﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ﴾
(سورة طٰہٰ :44)
ترجمہ: پس تم دونوں اس سے نرم بات کہنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈر جائے۔

سبق: حتیٰ کہ فرعون جیسے سرکش شخص کو بھی دعوت دیتے وقت نرمی اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی۔

۔ نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنے کا اجر6

﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾
(سورة المائدہ :32)
ترجمہ: اور جس نے ایک جان کو زندگی بخشی گویا اس نے تمام لوگوں کو زندگی بخشی۔

سبق: انسان کی جان، عزت اور زندگی کی حفاظت اور اصلاح اسلام کی عظیم تعلیمات میں شامل ہے۔

۔ دعوت میں صبر اور ثابت قدمی7

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾
(سورة النحل :127)
ترجمہ: اور صبر کرو، اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

سبق: داعی کو مخالفت، مشکلات اور مشکلات کے باوجود صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

خلاصہ

ان آیات سے داعی کے بنیادی اوصاف سامنے آتے ہیں: علم و حکمت، اخلاص، حسنِ اخلاق، نرم گفتگو، نیکی پر عمل، صبر و استقامت، اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے کا جذبہ

Studybeesofficial

دعوت کی اہمیت اور داعی کے اوصاف

اسلام میں دعوت سے مراد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی عبادت، نیکی، تقویٰ اور اسلامی تعلیمات کی طرف حکمت و خیرخواہی کے ساتھ بلانا ہے۔ قرآنِ کریم نے دعوت کو انبیائے کرام علیہم السلام کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا اور امتِ مسلمہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

دعوت کی اہمیت

۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی بنیادی ذمہ داری1
تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور شرک و باطل سے روکا۔ اس لیے دعوت دراصل انبیاء کی سنت ہے۔

۔ قرآن کا واضح حکم2
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾
یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔
(النحل: 125)

۔ خیر اور بھلائی کا فروغ3
دعوت کے ذریعے معاشرے میں ایمان، تقویٰ، صداقت، عدل، اخوت اور نیکی کو فروغ ملتا ہے۔

۔ برائیوں کی اصلاح4
دعوت انسان کو شرک، ظلم، جھوٹ، بددیانتی، فحاشی اور دیگر برائیوں سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

۔ فلاح و کامیابی کا ذریعہ5
قرآنِ کریم نے نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنے والوں کو کامیاب قرار دیا ہے۔

۔ معاشرے کی اصلاح6
اگر افراد اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی کوشش کریں تو ایک پاکیزہ اور مثالی اسلامی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

۔ آخرت میں اجر و ثواب7
جو شخص لوگوں کو نیکی اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے، اسے ان لوگوں کے نیک عمل کے اجر میں بھی حصہ ملتا ہے، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کمی ہو۔

داعی کے اوصاف

۔ پختہ ایمان1
داعی کا سب سے بنیادی وصف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت پر مضبوط ایمان ہے۔

Studybeesofficial

۔ علم و بصیرت2
داعی کو قرآن و سنت اور جن امور کی دعوت دے رہا ہے ان کا درست علم ہونا چاہیے۔

۔ اخلاصِ نیت3
دعوت کا مقصد شہرت، دولت یا ذاتی مفاد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور لوگوں کی اصلاح ہونا چاہیے۔

۔ حکمت و دانائی4
داعی کو مخاطب کی عمر، ذہنی سطح، حالات اور ضرورت کو سمجھ کر مناسب انداز اختیار کرنا چاہیے۔

۔ حسنِ اخلاق5
نرمی، برداشت، صبر، خوش اخلاقی اور حسنِ سلوک داعی کے اہم اوصاف ہیں۔

۔ صبر و استقامت6
دعوت کے راستے میں مخالفت اور مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ داعی کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔

۔ قول و عمل میں مطابقت7
داعی کی اپنی زندگی اس کی دعوت کا عملی نمونہ ہونی چاہیے۔ جو شخص دوسروں کو نیکی کی تلقین کرے اسے خود بھی نیکی کا پابند ہونا چاہیے۔

۔ نرم گفتگو8
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون سے بھی نرم بات کرنے کا حکم دیا:
﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا﴾
یعنی اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔

۔ خیرخواہی9
داعی لوگوں کو حق کی طرف اس لیے بلائے کہ وہ ان کی دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے۔

۔ توکل علی اللہ10
داعی اپنی کوشش پوری کرے اور نتائج اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔

۔ عفو و درگزر11
لوگوں کی غلطیوں اور سخت رویوں پر صبر کرنا اور حتی الامکان معاف کرنا داعی کی خوبی ہے۔

۔ خود احتسابی12
داعی کو مسلسل اپنی اصلاح کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کی دعوت مؤثر اور اس کا کردار قابلِ اعتماد ہو۔

نتیجہ

دعوتِ دین ایک عظیم دینی ذمہ داری اور انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ مؤثر داعی وہ ہے جو علم، اخلاص، حکمت، صبر، حسنِ اخلاق اور اپنے عمل کی پاکیزگی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ صرف زبان سے دعوت دینا کافی نہیں بلکہ کردار اور عمل کے ذریعے دعوت دینا بھی ضروری ہے۔

Studybeesofficial

اہلِ ایمان و توکل کے اوصافِ حمیدہ

قرآنِ کریم کی روشنی میں — 15 اہم عنوانات مع آیات و ترجمہ

۔ اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد1

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾
(سورۃ المائدہ :23)
ترجمہ: اور اگر تم مومن ہو تو اللہ ہی پر بھروسا کرو۔

سبق: حقیقی ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھے۔

۔ اللہ تعالیٰ بہترین کارساز ہے2

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾
(سورۃ آلِ عمران :173)
ترجمہ: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

سبق: مشکلات اور خطرات میں مومن اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین مددگار سمجھتا ہے۔

۔ مصیبت میں اللہ پر بھروسا3

﴿قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾
(سورۃ التوبہ :51)
ترجمہ: کہہ دیجیے! ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

سبق: مومن مشکلات میں گھبراہٹ کے بجائے تقدیرِ الٰہی پر یقین رکھتا ہے۔

۔ فیصلے کے بعد اللہ پر توکل4

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾
(سورۃ آلِ عمران :159)
ترجمہ: پھر جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسا کرو۔

Studybeesofficial

سبق: مومن مشورہ اور مناسب تدبیر اختیار کرنے کے بعد اللہ پر توکل کرتا ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ متوکلین کو پسند کرتا ہے5

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾
(سورة آلِ عمران :159)
ترجمہ: بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سبق: توکل اللہ تعالیٰ کی محبوب صفات میں سے ہے۔

۔ اللہ پر توکل ایمان کی علامت ہے6

﴿وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾
(سورة الأنفال :2)
ترجمہ: اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں۔

سبق: اہلِ ایمان کا دل اللہ تعالیٰ پر اعتماد سے مضبوط رہتا ہے۔

۔ اللہ پر توکل کرنے والے کے لیے اللہ کافی ہے7

﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾
(سورة الطلاق :3)
ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔

سبق: مومن کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔

۔ توکل کے ساتھ تقویٰ8

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ...وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾
(سورة الطلاق :2-3)
ترجمہ: جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔

Studybeesofficial

سبق: تقویٰ اور توکل انسان کے لیے اللہ کی مدد اور آسانی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد اور توکل9

﴿وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً﴾
(سورۃ النساء :100)
ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت سی جگہیں اور کشادگی پائے گا۔

سبق: اللہ کے لیے قدم اٹھانے والے کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر اعتماد رکھنا چاہیے۔

۔ دشمن کے مقابلے میں توکل10

﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾
(سورۃ آلِ عمران :173)
ترجمہ: وہ لوگ جن سے لوگوں نے کہا کہ دشمنوں نے تمہارے مقابلے کے لیے لشکر جمع کر لیے ہیں، ان سے ڈرو؛ تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے کہا: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

سبق: سچا مومن خطرے میں بھی خوف کے بجائے اللہ پر اعتماد کرتا ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین11

﴿إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ﴾
(سورۃ آلِ عمران :160)
ترجمہ: اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

سبق: مومن کامیابی کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو سمجھتا ہے۔

۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا12

﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾
(سورۃ آلِ عمران :175)

Studybeesofficial

ترجمہ: پس ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

سبق: توکل مومن کے دل سے غیر اللہ کا بے جا خوف ختم کرتا ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا13

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾
(سورۃ البقرہ :45)
ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

سبق: اہلِ ایمان مشکلات میں صبر، نماز اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے ذریعے مضبوط رہتے ہیں۔

۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضا14

﴿قُلْ لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾
(سورۃ التوبہ :51)
ترجمہ: کہہ دیجیے! ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔

سبق: توکل انسان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر مطمئن اور ثابت قدم بناتا ہے۔

۔ توکل کے ساتھ عمل اور کوشش15

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾
(سورۃ آلِ عمران :159)
ترجمہ: اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو، پھر جب پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسا کرو۔

سبق: اسلام میں توکل کا مطلب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا نہیں؛ مشورہ، تدبیر اور کوشش کے بعد نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا حقیقی توکل ہے۔

خلاصہ

اہلِ ایمان کے توکل کے نمایاں اوصاف ہیں: اللہ پر کامل اعتماد، صبر، تقویٰ، اللہ سے مدد طلب کرنا، مصیبت میں ثابت قدم رہنا، غیر اللہ کے خوف سے آزاد ہونا، اس کے فیصلے پر رضا اور تدبیر و کوشش کے بعد اللہ پر بھروسا کرنا۔

Studybeesofficial